مقتدی نماز میں اس وقت شامل ہوا کہ امام رکوع میں تھا اور امام کے ساتھ رکوع کرلیا، تو وہ رکعت شمار ہوگی یا نہیں؟

ریفرنس نمبر:Sar7088 تاریخ:14-10-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جماعت میں اگر امام صاحب رکوع میں ہوں اور کوئی اس دوران آکر نماز میں شامل ہو جائے اور امام کے ساتھ ہی رکوع کرلے، تو کیا اسے وہ رکعت ملی یا نہیں؟ دلائل کے ساتھ ارشاد فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر امام صاحب رکوع میں ہوں اور کوئی نمازی سیدھے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے اور پھر امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے ہی رکوع میں چلا جائے، تو اسے وہ رکعت مل گئی۔

امام کے ساتھ رکوع کرلینے پر رکعت شمار ہونے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے:"عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذاجئتم والامام راکع فارکعوا،وان کان ساجدافاسجدوا، ولا تعتدوا بالسجودا ذالم یکن معہ الرکوع"ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم (نماز کے لئے) آؤ اور امام رکوع کی حالت میں ہو، تو رکوع کرلو اور اگر سجدے کی حالت میں ہو، تو سجدہ کرلو اور سجدے میں شامل ہونے کو (رکعت) شمار نہ کرو، جب تک کہ اس (سجدے) کے ساتھ رکوع نہ ہو۔

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الامام فی الرکوع، جلد2، صفحہ128، مطبوعہ بیروت)

امام کو رکوع میں پالیا، تو رکعت ملنے کے بارے میں مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن کبری للبیہقی میں ہے:"واللفظ للآخر:عن ابن عمرانہ کان یقول من ادرک الامام راکعا، فرکع قبل ان یرفع الامام رأسہ،فقدادرک تلک الرکعۃ"ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کو حالتِ رکوع میں پایا اور امام کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس نے رکوع کرلیا، تو اس

نے اس رکعت کو پالیا۔

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الامام فی الرکوع، جلد2، صفحہ128، مطبوعہ بیروت)

سنن کبری للبیہقی میں ہے کہ حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امام کو حالت رکوع میں پایا، تو ہم بھی (تکبیر کہہ کر) رکوع میں شامل ہوگئے "فلماقضی الامام الصلاۃ،قمت وانااری انی لم ادرک فاخذ عبداللہ بیدی واجلسنی،ثم قال انک قد ادرکت "ترجمہ: توجب امام نے نماز مکمل کی، تو میں یہ سوچ کر کھڑا ہوگیا کہ مجھے رکعت نہیں ملی، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بٹھایا، پھر فرمایا کہ تم نے (رکعت) پالی تھی۔

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب من رکع دون الصف، جلد2، صفحہ130، مطبوعہ بیروت)

امام کو رکوع میں پالیا، تو رکعت ملنے کے بارے میں حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "والحاصل انہ اذاوصل الی حد الرکوع قبل ان یخرج الامام من حدالرکوع فقدادرک معہ الرکعۃ والافلا کمایفیدہ اثرابن عمر "ترجمہ: اور حاصلِ کلام یہ ہے کہ جب امام کے حدِ رکوع سے نکلنے سے پہلے ہی مقتدی حدِ رکوع تک پہنچ جائے، تو اسے وہ رکعت مل گئی، ورنہ نہیں ملی، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کا فائدہ دیتی ہے۔

(حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الفریضہ، صفحہ455، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26صفر المظفر 1442ھ/14اکتوبر 2020

المفتی دار الافتاء اھلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے